ہفتہ وار رسالہ:260
WEEKLY BOOKLET:260

امیرِ اہلسنت کا پہلا سفرِ مدینہ، قسط 2 بنام

امیرِ اہلِ سنّت کے سفرِ مدینہ کے واقعات
1980ء

صفحات 21

01 حاضریِ مدینہ کی پہلی رات
09 نامِ مدینہ کا ادب
13 مدینہ پاک میں کشش کی وجہ
19 چمکیلے پتھر

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

امیرِ اہلِ سنت کا پہلا سفرِ مدینہ قسط 2 بنام

امیرِ اہلِ سنت کے سفرِ مدینہ (1980ء) کے واقعات

دُعائے جانشینِ عطار: یارَبَّ المصطفےٰ! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ "امیر اہل سنّت کے سفرمدینہ کے واقعات" پڑھ یا سُن لے، اُسے عاشقِ مدینہ امیرِ اہلِ سنّت کے صدقے مدینے کا حقیقی دیوانہ بنا اور اُس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے راضی ہو جا۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّین صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اُسے چاہئے کہ مجھ پر درودِ پاک پڑھے اور جو مجھ پر ایک مرتبہ درودِ پاک پڑھے گا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ (السنن الکبریٰ للنسائی، 6/21، حدیث: 9889)

کعبہ کے بدرالدُّجیٰ تم پہ کروڑوں درود ۔۔۔ طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود
(حدائقِ بخشش، ص264)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

حاضریٔ مدینہ کی پہلی رات

عاشقِ مدینہ، امیرِ اہلِ سنّت کی آقائے مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دیارِ پاک شہرِ مدینہ میں حاضری کی پہلی رات ہے، مسجدِ نبوی شریف کے ظاہری دروازے بند ہو چکے ہیں،[1] مسجد شریف میں چند افراد نمازِ تہجد کے لئے موجود ہیں، صبحِ صادق کا سُہانا وقت ہے، امیرِ اہلِ سنّت ذوق و شوق کے عالَم میں نور برساتے سبز سبز گنبد کی زیارت سے لُطف اُٹھاتے

1... اُن دِنوں مسجد شریف زائرین کے لئے ساری رات نہیں کھلی رہتی تھی۔

قَدَمَین شریفین کی جانب بابِ جبریل سے سبز سبز گنبد کے نور وضیابار سائے میں، پھر وہاں سے اُلٹے قدم چل کر دوسری جانب چلے جارہے ہیں، عجیب کَیف و سُرور بھری دل کی کیفیت ہوگی۔ وہ سبز سبز گنبد جس کی زیارت کے لئے کروڑوں آنکھیں ترستی ہیں نگاہوں کے سامنے ہے۔ اِسی کَیف و مستی کے عالَم میں تھے کہ ایک امتحان درپیش ہوگیا، ہوا کچھ یوں کہ عاشقِ مدینہ نے تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری سنت زُلفیں سجائی ہوئی تھیں۔ وہاں موجود ایک پولیس اہلکار کو نجانے کیا سُوجھا کہ اُس نے آپ کو اپنی طرف بُلاتے ہوئے کہا: "تَعَال" یعنی اِدھر آئیں۔ جب آپ اُس کے پاس تشریف لے گئے تو اُس نے پوچھا: یہ کیا کررہے ہو؟ کوچۂ جاناں میں ذوق و شوق بھرے اِن جذبات کو بھلا الفاظ میں کیسے بیان کیا جاسکتا ہے! اللہ بہتر جانے اُسے کیا وہم ہوگیا مزید انوسٹی گیشن کرتے ہوئے اُس نے آپ سے پاسپورٹ مانگا، آپ نے فرمایا: وہ تو میری رہائش گاہ پر ہے۔ پھر وہ آپ کی خَم دار زُلفوں کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا: یہ کیا ہے؟ عاشقِ سنت نے مسکراتے ہوئے جواب دیا: اَلسُّنَّۃ یعنی یہ سنت ہے۔ شاید دینی معلومات کم ہونے کے سبب اُس نے امیرِ اہلِ سنّت کی داڑھی شریف کو چھوتے ہوئے کہا: ھٰذِہِ السُّنَّۃ یعنی یہ داڑھی شریف سنت ہے، زُلفیں سنت نہیں۔ یہ سنتے ہی امیرِ اہلِ سنّت کا خیال اِس طرف گیا کہ ایک سال قبل ہی مسجدِ حرام شریف میں کچھ ایسے شر انگیز لوگ آئے تھے جنہوں نے بڑے بڑے بال رکھے ہوئے تھے اُنہوں نے وہاں بڑی بے ادبیاں کیں اور اِس دردناک واقعے میں کئی حُجّاجِ کِرام شہید بھی ہوئے پھر اُنہیں پکڑ کر ہمیشہ کی نیند سُلادیا گیا۔ ہو نہ ہو کہیں اِس پولیس والے کے ذہن میں یہ تو نہیں آرہا کہ میں اُن میں سے ہوں۔ پھر اُس نے اپنے ایک دوسرے ساتھی کو جو قریب بیٹھا اونگھ رہا تھا پاؤں سے ٹھوکر مار کر اُٹھایا۔ اُس نے اُٹھتے ہی بندوق

سنبھالی۔ نمازِ فجر کا وقت قریب اور وضو وغیرہ کی حاجت ایسے میں عاشقِ مدینہ کا دِل بڑا بے قرار ہوا چاہتا تھا کہ نجانے یہ کیا کرنا چاہ رہے ہیں، پولیس والے نے قریب ہی ایک چھوٹے سے کوٹھڑی نما کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہونے کا کہا۔ آپ دل ہی دل میں یہ سوچ کر پریشان ہوگئے کہ خدانخواستہ اگر مجھے یہاں چھوڑ کر یہ لوگ چلے گئے تو طہارت و وضو نیز نماز کی ادائیگی کیسے ہوسکے گی؟ اِسی سوچ میں بے ساختہ آپ کی زبانِ مبارک سے اپنی مادری میمنی زبان میں نکلا: "یارسولَ الله! کِڈا پھسائی ویو" یعنی یارسولَ الله! میں کہاں پھنس گیا؟ دیوانۂ مدینہ کی زبان سے اِس جملے کا نکلنا تھا کہ شعرِ رضا

والله وہ سُن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے　　اِتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دِل سے

(حدائق بخشش، ص143)

کے مِصداق آقائے مدینہ کی مدد آگئی، فریاد سُن لی گئی۔ پولیس والے نے ایک دَم ہنستے اور دروازے کو بند کرتے ہوئے بس اتنا کہا: بال کٹوادو۔

مدد سرکار فرماتے ہیں دیوانہ اگر کوئی　　تڑپ کر یارسولَ الله کا نعرہ لگاتا ہے

(وسائل بخشش، ص436)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مصیبتوں کو دور کرنے والے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عاشقِ مدینہ امیرِ اہلِ سنّت کی مدینۂ پاک میں پہلی رات کی حاضری کے اس واقعے میں امیرِ اہلِ سنّت کی نماز سے محبت اور مشکل وقت میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں فریاد کا انداز بڑا ایمان اَفروز ہے۔ یقیناً نماز کے بغیر بندہ کس کام کا؟ نماز کسی حال میں نہیں چھوٹنی چاہئے نیز سخت رَنج و مصیبت میں جب اُمتی

اپنے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یاد کرتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے پریشان حال اُمّتی کی مدد فرماتے اور مصیبت سے نَجات دلاتے ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ پاک کی عطا سے غیب جانتے اور پُکارنے والے کی امداد فرماتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مشہور لقب "دافِعُ البَلَا" یعنی "مصیبتوں کو دور فرمانے والا" ہے اور آپ کا یہ لقب قرآنِ کریم سے ثابت ہے جیسا کہ پارہ 9 سورۃُ الْاَنْفال آیت نمبر 33 میں ارشادِ باری ہے:

﴿ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: "اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔"

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: سبحانَ اللہ! ہمارے حضور دافِعُ البَلا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کُفّار پر سے بھی سببِ دفعِ بلا ہیں اور مسلمانوں پر تو خاص رؤف و رحیم ہیں۔ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔ (فتاویٰ رضویہ، 30/379)

حضرتِ شاہ ولی اللہ مُحدِّث دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: ہمیں نظر نہیں آتا مگر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہر مصیبت کے وقت غمخواری فرماتے ہیں۔

(اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم، ص4)

تڑپ کر غم کے مارو تم پکارو یارسولَ اللہ
تمہاری ہر مصیبت دیکھنا دَم میں ٹلی ہوگی

(وسائلِ بخشش، ص392)

غَلَط فہمی کا اِزالہ

7ویں صدی ہجری کے عظیم بُزرگ امام تَقِیُّ الدین سُبکی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے مدد مانگنے کا یہ مطلب نہیں کہ حضور خالق و فاعلِ مستقل (یعنی اللہ پاک کی عطا کے بغیر مدد فرمانے والے) ہیں یہ تو کوئی مسلمان ارادہ نہیں کرتا، تو اس

معنیٰ پر کلام کو ڈھالنا (یعنی حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے مدد مانگنے کو اللہ پاک سے ملانا) اور حضور سے مدد مانگنے کو منع کرنا دین میں مُغالَطَہ دینا اور مسلمانوں کو پریشانی میں ڈالنا ہے۔
(شفاء السقام، ص175)

حشر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے　　مُنکِر آج ان سے التجا نہ کرے
(حدائقِ بخشش شریف ص142)

شَرحِ کلامِ رضا: میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اِس شِعر میں فرماتے ہیں: جو لوگ آج دنیا میں اللہ پاک کے پیاروں کو "بے اختیار" سمجھتے ہیں، روزِ محشر ہم بھی ان کا خوب تماشا دیکھیں گے کہ کس طرح بے بسی اور بے چینی کے ساتھ انبیاءِ کرام علیہم السلام کے پاک درباروں میں شَفاعت کی بھیک لینے کیلئے دھکّے کھارہے ہوں گے! مگر ناکامی کا منہ دیکھیں گے۔ جبھی تو کہا جارہا ہے:

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے　　پھر نہ مانیں گے قِیامت میں اگر مان گیا
(حدائقِ بخشش، ص56)

شَرحِ کلامِ رضا: یعنی آج اختیاراتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اِعتراف کرلے اور ان کے دامنِ کرم کی پناہ میں آجا اور اِن سے مدد مانگ۔ اگر تُو نے یہ ذہن بنالیا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ پاک کی عطا سے بھی مدد نہیں کرسکتے تو یاد رکھ! کل بروزِ قِیامت جب اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شانِ محبوبی ظاہر ہوگی اور تُو اِختیارات تسلیم کرلے گا اور شَفاعت کی صورت میں مدد کی بھیک لینے دوڑے گا تو اُس وَقت سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نہیں "مانیں" گے کہ دنیا "دارُ العمل" (یعنی عمل کی جگہ) تھی اگر وَہیں "مان لیتا" تو کام ہو جاتا، اب "ماننا" کام نہ دے گا کیوں کہ آخِرت دارالعمل نہیں "دارُ الجزا" (یعنی دنیا میں جو عمل کیا اُس کا بدلہ ملنے کی جگہ) ہے۔

بیٹھتے اُٹھتے مدد کے واسطے یارسولَ اللہ کہا پھر تجھ کو کیا

(حدائقِ بخشش، ص361)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

خواب میں تشریف لاکر دلجوئی فرمائی

مکّے مدینے کے تاجدار، سارے نبیوں کے سردار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے غلاموں کے حالات سے کیسے خبردار ہیں اِس ضمن میں امیرِ اہلِ سنّت کے 1980ء کے سفرِ مدینہ کا ایک اور واقعہ پڑھئے اور جھومئے۔ سَیِّدی قُطْبِ مدینہ رحمۃُ اللہِ علیہ کے ایک مُرید حاجی اسمٰعیل مرحوم بمبئی (ہند) کے رہنے والے تھے، یہ مدینۂ پاک میں سالہا سال رہتے رہے، اِنہوں نے عاشقِ مدینہ امیرِ اہلِ سنّت کو بتایا کہ ایک بڑی عمر کی خاتون سُنہری جالیوں کے سامنے حاضر ہوکر اپنے سادہ سے اَنداز میں بارگاہِ رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں سلام عرض کر رہی تھیں۔ اِتنے میں اُن کی نظر ساتھ کھڑی ایک اور خاتون پر پڑی جو ایک کتاب سے دیکھ دیکھ کر خوبصورت القابات کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کر رہی تھیں۔ بڑی بی یہ دیکھ اُداس ہو کر کہنے لگیں: یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں تو اتنی پڑھی لکھی نہیں ہوں، آپ تو شاید اِسی اچھے انداز سے پڑھنے والی خاتون ہی کا سلام قبول فرمائیں گے میرا سلام آپ کو بھلا کیسے پسند آئے گا! اتنا کہہ کر وہ غمزدہ ہو کر رونے لگیں۔ جب رات وہ سوئیں تو اُن کی قسمت جاگ گئی، اللہ پاک کی عطا سے دِلوں کی بات جاننے والے غمخوار آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خواب میں تشریف لاکر ارشاد فرمایا: ”مایوس کیوں ہوتی ہو؟ ہم نے تمہارا سلام سب سے پہلے قَبول فرمایا ہے۔“

تم اُس کے مددگار ہو تم اُس کے طرفدار جو تم کو نکمّے سے نکمّا نظر آئے

لگاتے ہیں اُس کو بھی سینے سے آقا　　جو ہوتا نہیں مُنہ لگانے کے قابِل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　❀❀❀　صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

امیرِ اہلِ سنت اور زخمِ مدینہ

1980ء میں امیرِ اہلِ سنّت کے پہلے سفرِ مدینہ کے موقع پر مسجدِ نبوی شریف کے مبارک دروازے جسے سلطان عبدُالمجید کی نسبت سے بابِ مجیدی کہتے ہیں کی جانب سڑکیں کھُدی ہوئی تھیں اور روڈ پر سنگریزے اُبھرے ہوئے تھے، عاشقِ مدینہ امیرِ اہلِ سنت ننگے پاؤں مدینۂ پاک کی مبارک شاہراہوں پر چلتے ہوئے اپنے پیر و مرشد کے آستانے کی جانب حاضری کے لئے بڑھے جا رہے تھے کہ ایک پتھر شریف سے پاؤں میں چوٹ لگ گئی۔ پاؤں میں وَرَم اور سوجن کے سبب چلنے میں تکلیف ہونے لگی۔ ایک صاحب جو ہسپتال میں کام کرتے اور سَیِّدی قُطبِ مدینہ رحمۃُ اللہِ علیہ کے آستانۂ عالیہ پر حاضر ہوا کرتے تھے اُنہیں ڈاکٹر صاحب اور عاشق کے لقب سے بُلایا جاتا تھا۔ عاشقِ مدینہ امیرِ اہلِ سنت کی جب اُن سے ملاقات اور بات چیت ہوئی تو وہ واقعی بڑے عاشق نکلے، کہنے لگے: یہ تو مدینے کی چوٹ ہے اِس کا علاج کیسا؟ پھر اُنہوں نے چند بزرگوں کے واقعات سنائے، جنہیں سُنتے ہی امیرِ اہلِ سنّت نے فرمایا: میں اِس زخمِ مدینہ کا علاج نہیں کرواؤں گا۔ گویا:

یہ زخم ہے طیبہ کا یہ سب کو نہیں ملتا　　کوشش نہ کرے کوئی اِس زخم کو سینے کی

اِسی تکلیف کے ساتھ آپ ننگے پاؤں چلتے رہے۔ ایک بار یونہی درد کے عالَم میں چلتے ہوئے سنہری جالیوں پر حاضر ہو کر آقائے مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی: یارسولَ اللہ! یہ آپ کی مبارک گلی کی چوٹ ہے اور آپ کو میرے حالات کی سب خبر ہے، اگر میں صبر کر سکوں تب تو یہ درد زندگی بھر میرے ساتھ رہے اور اگر آپ یہ سمجھتے

ہیں کہ میں صبر نہیں کر پاؤں گا تو آپ نے ہی اِسے ٹھیک فرمانا ہے، میں اس کا علاج نہیں کروں گا۔ عاشقِ مدینہ ناز بھرے اَنداز میں یہ عرض کر کے واپس اپنی قیام گاہ پر آ گئے۔ گرمی شریف کی حاضری اور دھوپ شریف میں سِکائی کے سبب دو چار دن میں وہ درد خود بخود چلا گیا۔

شافی و نافی ہو تم کافی و وافی ہو تم　　درد کو کر دو دَوا تم پہ کروڑوں درود

(حدائقِ بخشش، ص369)

مدینے دیاں پاک گلیاں

اے عاشقانِ مدینہ! کائنات کی حسین ترین مسجد، عاشقوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک مسجدِ نبوی شریف میں عموماً امیرِ اہلِ سنّت اکیلے حاضری دیتے۔ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کی شروعات نہیں ہوئی تھی۔ ایک سُہانی شام کو عاشقِ مدینہ مسجدِ نبوی شریف میں حاضری دینے کے بعد بابِ جبریل سے نکل کر جنّتُ البقیع کی جانب تنِ تنہا مدینے کی گلیوں میں جا رہے تھے۔ اُس مبارک دَور میں بابِ جبریل کے سامنے کچھ عمارتیں تھیں جن کے بیچ ایک پُر کیف جو دیکھنے میں چھوٹی مگر عظمت کے لحاظ سے بہت بڑی بَل کھاتی مبارک گلی جنّتُ البقیع کی طرف جاتی تھیں۔ بابرکت کیوں نہ ہو کہ شہرِ مدینہ کی گلی ہونے کا شرف جو پایا، مزید باعثِ فضیلت یوں کہ اُس مبارک گلی میں کئی مکانات شریف کے بارے میں مشہور تھا کہ یہ اہلِ بیتِ اَطْہار کے مکاناتِ عظمت نشان ہیں اور بابِ جبریل کے سامنے والے مکان کے بارے میں بتایا جاتا تھا کہ یہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، عاشقِ اکبر حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ کا مکانِ عالی شان تھا۔ اُس خوش نصیب گلی

کو عاشقانِ رسول بہشتی گلی (یعنی جنّتی گلی) کہا کرتے تھے۔لیکن اَب وہ گلی شریف ظاہری آنکھوں سے نہیں دیکھی جاسکتی کیونکہ اُسے شہید کر کے مسجد شریف میں ہی شامل کر دیا گیا ہے۔

پاوے ایناں گلیاں دادیدار جو ہو جاوے رحمتاں دا حقدار او
تر گئے جنہاں نے تک لیاں مدینے دیاں پاک گلیاں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ کا مکانِ عالیشان

نامِ مدینہ کا اَدب

عاشقِ مدینہ بابِ جبریل سے آقائے مدینہ کے شہرِ مدینہ کی بابرکت گلیوں سے

گزر رہے تھے کہ سامنے زمین پر ایک چیز پر ”المدینہ“ لکھا ہوا دیکھا۔ دل پسیج گیا کہ وہ مدینہ جس کا نام لینے سے منہ میں شہد گُھل جائے، وہ مدینہ جس کے نام سے عاشقوں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں، وہ مدینہ کہ جس کا نام لینے سے نسیمِ خُلد (یعنی جنت کی ہوا) چلنے لگے جیسا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں:

نامِ مدینہ لے دیا چلنے لگی نسیمِ خُلد
سوزِشِ غم کو ہم نے بھی کیسی ہوا بتائی کیوں

(حدائقِ بخشش شریف، ص96)

وہ مدینہ جو ساری کائنات کا نگینہ، آقائے مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا بابرکت شہر ہے۔ اُس مبارک نام کو عقیدت و شوق سے چوم لیا ایک بڑی عمر کے شخص نے یہ دیکھا تو نجانے اپنی زبان میں کیا کہنے لگا! امیرِ اہلِ سنّت نامِ مدینہ چوم کر کچھ آگے بڑھے ہی تھے کہ پیچھے سے کسی کے سلام کرنے کی آواز آئی، مُڑ کر دیکھا تو ایک پاکستانی شخص تھا اُس نے بڑے اچھے انداز سے ملاقات کی اور عرض کیا: اُس شخص کا بُرا نہ منایئے۔ آپ کے سنہری جالیوں پر حاضری دینے کے وقت سے میں آپ کو دیکھتا آرہا ہوں۔ مجھے آپ کے انداز بہت اچھے لگے ہیں، آپ ہمارے گھر چلیں اور میرے یہاں کھانا کھائیں۔ عاشقِ مدینہ نے فرمایا: مجھے کھانے کی طلب نہیں، پھر اُس نے عرض کیا: چلیں مجھ سے کچھ رقم تحفۃً قبول فرمالیں۔ عاشقِ مدینہ کبھی نہ ختم ہونے والی عشقِ رسول کی دولت سے مالامال تھے اُنہیں دنیا کی ناپائیدار دولت سے کیا سروکار، آپ نے رقم لینے سے انکار کرتے ہوئے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میرے پاس رقم موجود ہے۔ پھر اُس نے اپنے یہاں قیام کرنے کی دعوت پیش کی

تو آپ نے فرمایا: اَلْحمدُ لِلّٰہ میرے پاس ٹھہرنے کی جگہ بھی ہے۔ اُس نے بڑا اصرار کیا مگر آپ نے اُسے منع فرما دیا۔

دیوانگی پہ میری ہنستے ہیں عقل والے رستہ تری گلی کا پوچھا تری گلی میں
دیوانہ کر دیا ہے دیوانہ ہو گیا ہوں دیکھا ہے میں نے ایسا جلوہ تری گلی میں

مدینے کی گلیاں

مدینے کی مبارک گلیوں کی تو کیا ہی بات ہے۔ وہ مبارک گلیاں جہاں سے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سینکڑوں بلکہ ہزاروں بار گزرے ہیں، صحابۂ کرام واہلِ بیتِ اَطْہار علیہم الرّضوان کے مبارک مکانات کے نشان ہیں، اِن مبارک گلیوں کی عظمت و شان کیسے بیان ہو۔ مدینۂ پاک کی شان میں کئی شُعَرا نے دنیا کی مختلف زبانوں میں ہزاروں اَشْعار لکھے ہیں۔ سَیِّدی قُطْبِ مدینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سید امجد حسین امجد حیدرآبادی نے مدینۂ پاک میں اپنی مشہور نعت میرے گھر پر لکھی۔ (انوارِقطب مدینہ، ص231) اُس نعت میں مدینۂ پاک کی مبارک گلیوں کا ذکرِ خیر بڑے خوبصورت انداز میں کیا گیا ہے۔ اُس نعت کے چند اَشْعار یہ ہیں:

کس چیز کی کمی ہے مولا تری گلی میں دنیا تری گلی میں عُقْبیٰ تری گلی میں
کس طرح پاؤں رکھیں یاں صاحبِ بصیرت آنکھیں بچھی ہوئی ہیں ہر جا تری گلی میں
موت و حیات میری دونوں ترے لیے ہیں مرنا تری گلی میں جینا تری گلی میں

سورج تجلّیوں کا ہر دم چمک رہا ہے دیکھا نہیں کسی دن سایہ تری گلی میں
امجدؔ کو آج تک ہم ادنیٰ سمجھ رہے تھے لیکن مقام اس کا پایا تری گلی میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

عاشقوں کے اپنے انداز ہوتے ہیں

مدینے کے عاشقوں کے بھی کیا ہی خوب رنگ ہوتے ہیں، کسی نے عاشقِ مدینہ امیرِ اہلِ سنت کو 1980 کے سفرِ مدینہ میں بتایا کہ کراچی سے کچھ حُجّاجِ کرام مدینۂ پاک حاضر ہوئے اور اُنہوں نے ایک مکان کرائے پر لیا اُس مکان سے بچھو نکلتے تھے، مگر وہ عاشقانِ رسول حجاجِ کرام اُن بچھوؤں کو مارتے نہیں تھے کہ یہ مدینے کے بچھو ہیں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اپنا اپنا عشق اوراپنے اپنے ذوق کی بات ہوتی ہے۔ عشق و محبت کے یہ انداز نصیب والوں کا حصہ ہیں۔ جب تک شریعت کسی کام سے منع نہ کرے اُس سے منع کرنا درست نہیں کیونکہ جو بات شریعت سے نہیں ٹکراتی اُس سے ہم کیسے منع کرسکتے ہیں؟ تکلیف پہنچانے والے موذی جانوروں کو اگرچہ بِلاضرورت بھی مار سکتے ہیں مگر مارنا واجب بھی نہیں، ہاں! اگر اپنے آپ یا کسی دوسرے کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو الگ بات ہے لیکن اگر کوئی بچھو یا کنکھجورا کہیں جارہا ہے اور آپ کو تکلیف بھی نہیں دے رہا تو اب مارنا ضروری تو نہیں اور اگر کوئی نسبت کی وجہ سے اُسے مارنے سے بچے تو ایسے عاشقِ رسول کی کیا بات ہے۔ اللہ کریم! ہمیں بھی اپنے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے عاشقوں کے عشقِ مدینہ کا صدقہ نصیب فرمائے۔

عشق و محبت کا ایک اور انداز

عاشقِ مدینہ امیرِ اہلِ سنّت فرماتے ہیں: مدینے کی کھجور شریف کا بیج بھی نہیں پھینکنا چاہئے بلکہ ہوسکے تو سَروتے وغیرہ کے ذریعے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے موقع بہ موقع منہ میں رکھ کر کھالیجئے یا پھر کہیں ٹھنڈا کردیں۔ مدینۂ پاک سے نسبت کی وجہ سے اس طرح ادب کریں گے تو اِن شاءَ اللہ ثواب ملے گا۔

مدینۂ پاک میں کَشِش کی وجہ

مدینے کے دیوانو! جس طرح اب 2022ء تک عرب شریف میں ظاہری طور پر بناوٹی خوبصورتی کے مختلف مناظر پیدا کئے گئے ہیں۔ امیرِ اہلِ سنّت کی 1980 کی حاضریٔ مدینہ میں بظاہر ایسا کچھ نہ تھا۔ صحرائے عرب اور فضائے مدینہ کے جلوے تھے۔ مختلف شُعرا نعتوں میں مدینۂ پاک کو گلزارِ مدینہ، باغِ مدینہ، گلشنِ مدینہ وغیرہ کے الفاظ سے بیان کرتے ہیں جس سے یوں لگتا تھا کہ شاید وہاں بظاہر بھی ہر طرف ہریالی ہی ہریالی اور خوبصورت مناظر (Sceneries) ہوں گی مگر عاشقِ مدینہ کے عشقِ مدینہ نے جواب دیا: اگر مدینۂ پاک میں واقعی ظاہری قدرتی ایسی ہریالیاں اور خوبصورت مناظر ہوتے تو شاید کوئی کہہ سکتا تھا کہ لوگ مدینے میں اِن خوبصورت مناظر کو دیکھنے جاتے ہیں جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں۔ عاشقوں کے دل و دماغ میں دنیا کا خوبصورت ترین منظر سبز سبز گنبد شریف اور سنہری جالیوں کے جلوے سمائے ہوئے ہیں۔ عُشاقِ مدینہ اِس لئے مدینہ مدینہ کہہ رہے ہیں، مدینے کے لئے تڑپ رہے ہیں، اس کو دیکھنے کے لئے ترس رہے ہیں کہ وہاں آقائے مدینہ صلی اللہ

علیہ واٰلہٖ وسلم بنفسِ نفیس تشریف فرماہیں۔ ایک اور شاعر نے کتنی پیاری بات کہی ہے:

صحرائے مدینہ کے جب دیکھ لیے جلوے گلشن کے نظارے سب بے کار نظر آئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

یادِ مدینہ پر کلام لکھ دیا

عاشقِ مدینہ امیرِ اہلِ سنّت نے حَرَمینِ طَیِّبَیْن کے زائرین کی رہنمائی کے لئے ”رفیق الحرمین“ نامی ایک کتاب لکھی ہے جس میں مکے مدینے میں حاضری کے آداب کے ساتھ ساتھ حج وعمرہ کا طریقہ اور حج، عمرے کے اہم دینی مسائل کا بیان ہے۔ [2]

آپ فرماتے ہیں: میں اس کتاب کو یکسوئی سے لکھنے کے لئے کلفٹن (کراچی، پاکستان) میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن حاجی عبد الحبیب عطاری کے والد صاحب حاجی یعقوب گنگ صاحب (مرحوم) کے ہاں ٹھہرا ہوا تھا، [3] موسمِ بہار شروع ہوا تو گھروں کے باہر کیاریوں میں رنگ برنگے خوبصورت پھول کِھلنا شروع ہوئے، ہر گھر کے باہر پھول ہی پھول تھے، اِسی لمحے میری توجہ صحرائے مدینہ کی رونق کی طرف گئی تو قلبِ عطّار نے یہ فیصلہ کیا کہ صحرائے مدینہ کی پُرکیف رونقوں کے سامنے اِن پھولوں کی رونق کچھ بھی نہیں، کیونکہ اِس رونق میں گُم ہو کر آدمی غفلت میں ڈوب سکتا ہے جبکہ بندہ یادِ مدینہ میں جتنا بڑھتا جائے اُتنا ہی منزل کے قریب ہوتا چلا جائے گا، انہی سوچوں میں عاشقِ

---

2 ...اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے فری ڈاؤن لوڈ کیا جا سکتا ہے نیز زائرین مدینہ کو یہ کتاب تحفۃً پیش کیجئے ان شاءاللہ الکریم ثواب کا خزانہ ہاتھ آنے کے ساتھ ساتھ خوب معلومات میں اضافہ ہوگا۔

مدینہ نے قلم لیا اور اپنی دِلی کیفیات کو کچھ اس طرح اشعار کی صورت میں قلمبند کیا:

جس طرف دیکھئے گلشن میں بہار آئی ہے — دل مگر دشتِ مدینہ کا تمنّائی ہے
خوشنما پھول گُلستاں میں کِھلے ہیں لیکن — میرا دل خارِ مدینہ ہی کا شیدائی ہے[4]

(آڈیو بیان: (نگاہ مصطفی کی ادائیں))

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مزارِ امیر حمزہ پر حاضری

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سارا مدینہ ہی زیارت گاہ ہے، کیا کُہسارِ مدینہ اور کیا صحرائے مدینہ، مدینۂ پاک کے خار ہوں یا مبارک غار، ہر طرف بہار ہی بہار ہے، مدینۂ پاک کی مبارک زیارت گاہوں میں سے ایک اہم زیارت جبلِ اُحد شریف اور مزارِ حضرتِ امیرحمزہ رضی اللہُ عنہ ہے۔ عاشقِ مدینہ امیرِ اہلِ سنّت نے کئی بار عَمِّ رسول، اسدُاللّٰہِ و اَسَدُ رَسولِہٖ یعنی اللہ پاک اور اُس کے پیارے پیارے آخری رسول کے شیر حضرتِ امیر حمزہ رضی اللہُ عنہ کے مزارِ مبارک پر حاضری کی سعادت پائی۔ امیرِ اہلِ سنّت کراچی سے اکیلے ہی سفرِ مدینہ پر روانہ ہوئے تھے مگر وہاں ایک جاننے والے مل گئے تھے، آپ اُن کے ساتھ حاضری کے لئے گئے۔ حضرتِ امیرِ حمزہ رضی اللہُ عنہ کے مزار شریف کے ساتھ دیگر شُہَدائے اُحد کے جانباز صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان بھی آرام فرما ہیں۔ اِن مزاراتِ

---

3 ...رفیق الحرمین کتاب کی تصنیف اور اس کے حوالے سے دیگر دلچسپ معلومات پر شعبہ ہفتہ وار رسائل کی جانب سے عنقریب ایک رسالہ جاری ہوگا۔ ان شاءَ اللہ الکریم

4 ...مکمل کلام پڑھنے کے لئے وسائل بخشش صفحہ 494 کا مطالعہ کیجئے۔

مُبارکہ پر حاضری بڑی سعادت کی بات ہے، کیونکہ حضورِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خود ہر سال کے شروع یا آخر میں شُہدائے اُحد رضی اللہُ عنہم کی زیارت کو تشریف لے جاتے۔

(تفسیر درِ منثور، پ13، الرعد، تحت الآیۃ:24، 4/640، 641)

شُہدائے اُحد سلام کا جواب دیتے ہیں

ایک روایت میں ہے کہ اللہ پاک کے رحمت والے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم زیارتِ شُہدائے اُحد کو تشریف لے گئے اور عرض کی: یااللہ پاک! تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ شہید ہیں اور قیامت تک جو اِن کی زیارت کو آئے گا اور ان پر سلام کرے گا یہ جواب دیں گے۔(مستدرک، 3/569، حدیث:4376)

شُہدائے اُحد کی کرامت

تقریباً ایک ہزار سال پہلے کے بُزرگ حضرتِ امام ابوبکر احمد بن حسین بَیْہَقِی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی کتاب ”دلائلُ النُّبُوَّۃ“ میں لکھتے ہیں: ایک صاحب کہتے ہیں کہ مجھے میرے والدِ محترم مدینۂ پاک سے شہدائے اُحد کے مزارات کی طرف لے گئے، جمعہ کا دِن تھا، صبح ہو چکی تھی مگر سورج ابھی طُلوع نہیں ہوا تھا، میں اپنے والدِ محترم کے پیچھے تھا۔ جب ہم مزاراتِ شریف پر پہنچے تو میرے والد صاحب نے بُلند آواز سے عرض کیا: سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ یعنی تم پر سلامتی ہو کیونکہ تم نے صبر کیا تو آخرت کا اچھا انجام کیا ہی خوب ہے۔ جواب آیا: وعلیکم السلام یَا اَبَا عبدِ اللہ۔ میرے والد صاحب نے میری طرف مُڑ کر دیکھا اور کہا کہ اے میرے بیٹے! تُو نے جواب دیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی سیدھی طرف کر لیا اور دوبارہ یہی سلام عرض کیا: دوبارہ ویسا

ہی جواب ملا، تیسری بار پھر سلام کیا تو پھر وہی جواب عنایت ہوا۔ اس پر میرے والدِ محترم اللہ پاک کے بارگاہ میں سجدۂ شکر میں گر پڑے۔(دلائل النبوۃ للبیہقی،3/309)

سیّدی حمزہ کو اور جُملہ شہیدانِ اُحد کو بھی اور سب غازیوں کو شہسُواروں کو سلام

(حدائقِ بخشش، ص610)

اے عاشقانِ رسول! صحابۂ کرام و اولیائے عظام علیہمُ الرّضوان کے مزارات شریف پر حاضری دینا اوراِن کی بارگاہ میں سلام عرض کرنا خوش نصیبوں کا حصہ ہے، دیکھئے! تقریباً ایک ہزار سال پہلے کے بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتاب سے مزارات شریف پر حاضری کا ثبوت ملا اور شہدائے اُحد کی کرامت بھی ظاہر ہوئی، جانثار صحابہ کرام علیہمُ الرّضوان نے نہ صِرف سلام کا جواب دیا بلکہ اللہ پاک کی عطا سے سلام کرنے والا کا نام و کُنیت تک جان لی۔

اللہ ربُّ الْعِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

اللہ غنی! شانِ ولی! راج دلوں پر دنیا سے چلے جائیں حکومت نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش، ص383)

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب خود شہدائے اُحد کے مزارات پر تشریف لے گئے تو اَب کسی اللہ والے کے مزار شریف پر جانے میں کیا حرج ہو سکتا ہے۔ اللہ کریم! ہمیں عاشقانِ رسول کی صحبت نصیب فرمائے اور بزرگانِ دین کے مزارات پر ادب و تعظیم کے ساتھ حاضری دینے کی سعادت عطا فرمائے۔

آل و اصحاب سے محبّت ہے اور سب اولیا سے اُلفت ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

عاشقِ رسول جنّتی پہاڑ

عاشقِ مدینہ امیرِ اہلِ سنّت شہدائے اُحد کی خدمت میں حاضری دینے کے بعد مدینۂ پاک کے مشہور و معروف عاشقِ رسول پہاڑ کی زیارت کے لئے چلے، یہ ایسا خوش نصیب پہاڑ ہے کہ اِس کی خوش قسمتی پر جتنا رَشک کیا جائے اُتنا کم ہے، کاش! میں اس مبارک پہاڑ کا ایک چھوٹا سے پتھر ہوتا۔ اِس سعادت مند پہاڑ پر قدمِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم لگے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اِس پہاڑ کے بارے میں ارشاد فرمایاہے: ھٰذَا اُحُدٌ یُحِبُّنَا وَ نُحِبُّہٗ یعنی یہ اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

(بخاری، 3/150، حدیث:4422)

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اُحد شریف مدینہ پاک سے بجانبِ مشرق تقریباً تین میل دور ایک پہاڑ ہے مدینہ منورہ خصوصاً جنّتُ البقیع سے صاف نظر آتا ہے، وہاں شہدائے احد خصوصاً سیدُ الشُّھَداء امیر حمزہ (رضی اللہُ عنہم) کے مزارات ہیں، زائرین جوق در جوق اس پہاڑ کی زیارت کرتے ہیں، میں نے حجاج کو اِس پہاڑ سے لپٹ کر روتے اور وہاں کے پتھروں کو چومتے دیکھا ہے۔ ہر مومن کے دل میں قدرتی طور پر اس کی محبت ہے۔ حق یہ ہے کہ خود پہاڑ ہی حضور سے محبت کرتا ہے، لکڑیوں پتھروں میں احساس بھی ہے اور محبت و عَداوت کا مادّہ بھی، حضور کے فِراق (یعنی جُدائی) میں اونٹ بھی روئے اور لکڑیوں نے بھی گریہ وزاری و فریاد کی ہے۔ لہٰذا حق یہ ہے کہ خود حضور انور صلی اللہ علیہ والہٖ

وسلم احد پہاڑ سے، اِس علاقے سے، وہاں کے پتھروں سے محبت فرماتے ہیں اور یہ تمام چیزیں بِعینہٖ حضور سے محبت کرتی ہیں۔(مِراٰۃ المناجیح،219/4) مزید ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: جنہیں پتھر کے دل کا حال معلوم ہے کیا انہیں انسانوں کے دل کا حال معلوم نہ ہو گا۔
(مِراٰۃ المناجیح،113/2)

پہاڑوں میں بھی حُسن کانٹے بھی دِلکش   بہاروں نے کیسا نِکھارا مدینہ
(وسائلِ بخشش، ص355)

اے عاشقانِ مدینہ! یہ مبارک پہاڑ تقریباً پونے چار میل تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ عالیشان پہاڑ جنّت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہے۔(معجم اوسط،37/5، حدیث:6505)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ اُحد پہاڑ جنت کے پہاڑوں میں سے ہے۔(معجم کبیر، 18/17، حدیث:19) اس مبارک پہاڑ کی چوٹی پر اللہ پاک کے پیارے نبی، حضرتِ موسیٰ کلیم اللہ علیہ السّلام کے بھائی حضرتِ ہارون علیہ السّلام کا مزار شریف بھی ہے۔ (لیکن اب اِس کی زیارت بے حد مشکل ہے)(ارشاد الساری،148/9، تحت الحدیث:4084)

چمکیلے پتھر

عاشقِ مدینہ امیرِ اہلِ سنّت فرماتے ہیں: میں نے جب جبلِ اُحد شریف کی زیارت کی تو اُس وقت دھوپ شریف کی بھی حاضری تھی، میں نے اپنے ساتھی سے کہا: دیکھو تو سہی! کنکریاں کیسے چمک رہی ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مدینۂ پاک کے ایک ایک مبارک پتھر پر دنیا کے تمام ہیرے جواہرات قربان۔ اُحد شریف سے واپس جانے کا وقت آیا تو واپسی کا راستہ یاد نہ رہا، چاروں طرف پہاڑ ہی پہاڑ اور واپس جانے کا راستہ نہیں دکھائی دے

رہا تھا۔ کوئی ایسا فرد بھی قریب نہ تھا کہ جس سے راستہ معلوم کیا جاسکے، امیرِ اہلِ سنّت کے رفیق پریشان ہوگئے مگر عاشقِ مدینہ کے چہرے پر بالکل اطمینان و سکون کی کیفیت تھی گویا:

ہم مدینے میں تنہا نکل جائیں گے   اور گلیوں میں قصداً بھٹک جائیں گے
ڈھونڈتے ڈھونڈتے لوگ تھک جائیں گے   ہم وہاں جا کے واپس نہیں آئیں گے

عاشقِ مدینہ کی دِلی یہ کیفیت تھی کہ یہ تو میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مبارک شہر ہے یہاں مجھے کس چیز کی پریشانی، امیرِ اہلِ سنّت اُحد شریف کے مبارک پتھروں پر لیٹ کر مولانا جمیل الرحمن رحمۃُ اللہِ علیہ کا شعر پڑھنے لگے:

لاشہ میرا طیبہ کے بیاباں میں پڑا ہو   اور روح بنے بُلبُلِ بُستانِ محمد

یعنی کاش! مجھے مدینۂ پاک کے صَحرا وغیرہ میں اِس طرح موت آئے کہ میری میت پڑی ہو اور میری روح بُلبُل کی طرح پرواز کرتے ہوئے باغِ محمد کی سیر کر رہی ہو۔

عاشقِ مدینہ اپنے عشق و مستی کے عالم میں مصروف تھے جبکہ آپ کا رفیقِ سفر پریشان تھا ہو سکتا ہے اُسے یہ خیال بھی آتا ہو کہ یہ بھی کیسا عاشقِ رسول ہے کہ راستہ مل نہیں رہا، موت سر پر منڈلا رہی ہے اور اِسے کوئی فکر ہی نہیں ہے۔ اگر یہیں پر رات ہو گئی تو پھر بظاہر بچانے کے لیے بھی کوئی نہیں آئے گا۔ لیکن امیرِ اہلِ سنت سو فیصد مُطمئن تھے۔ قَلب و ذہن میں بس یہی خیال تھا کہ ہم ہیں کہاں؟ مدینے میں! حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دامن میں! عاشقِ مدینہ نے حدیثِ پاک پر عمل کرنے کی نیت سے اُحد شریف کی

کچھ جڑی بوٹیاں، گھاس وغیرہ بھی استعمال فرمائی کہ حدیثِ پاک میں ہے: مدینے والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جب تم اُحد پہاڑ پر جاؤ تو وہاں کے درخت یا کچھ گھاس کھالو۔ (معجم اوسط، 1/516، حدیث:1905) بالآخر واپسی کا راستہ مل ہی گیا اور پھر وہاں سے واپس قیام گاہ تشریف لے آئے۔

اگلے ہفتے کا رسالہ

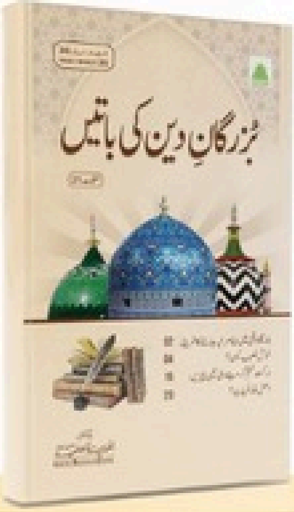

978-969-722-195-0
01082203

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 / 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net